۲۸ سالہ جشن تعلیمی

Jamiatul Qasim Darul Uloom-il- Islamia, Supaul Bihar (INDIA)

ہندونیپال کی سرحد پر رشد و ہدایت اور تعلیم و تبلیغ کی عظیم درس گاہ

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

ماضی، حال اور مستقبل

ایک تحریک ❁ ایک دعوت ❁ ایک جہد مسلسل ❁ ایک کارواں

بندہ مفتی محفوظ الرحمن عثمانی زید مجدہٗ بانی و مہتمم جامعہ

جامع الامام محمد قاسم النانوتویؒ (تعمیراتی کام تکمیل کے مرحلہ میں)

رواق امام محمد الیاس الکاندھلویؒ

ایک کارواں ایک جہد مسلسل ایک دعوت ایک تحریک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علیٰ سید المرسلین و خاتم النبیین سیدنا محمد، و علیٰ آلہ و صحبہ الغر المیامین، و من تبعھم بإحسان و دعا بدعوتھم إلی یوم الدین۔ قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ (العلق:۱-۵) مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (الاحزاب:۳۹-۴۰)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

(ابوداؤد:۴ ۲۲/ ۲)۔

أما بعد:

اسلام ایک مکمل نظام زندگی اور ضابطہ حیات کا نام ہے، ہر کامیابی و کامرانی اور فلاح وبہبود حاصل کرنے کے تمام راستوں کی اس میں مکمل رہنمائی کی گئی ہے اور اس نظام حیات کو اپنائے بغیر زندگی کے کسی بھی شعبے میں کامیابی ممکن نہیں ہے، اسلامی نظام کا پورا منبع اور سرچشمہ قرآن وسنت ہے جس کے بغیر کسی اسلامی معاشرہ کی تشکیل، مہذب سماج کا وجود، شفاف سیاسی نظام کا چلن، عدل وانصاف کا قیام اور انسانیت کی ترقی کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے، نظام زندگی کی کامیابی اور شاہراہ حیات کے ہر موڑ پر سربلندی کے حصول کے لئے قرآن وسنت کو مشعل راہ بنائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی تشریح، نشرواشاعت، قرآن وحدیث کا درس اور مذہبی تعلیم سے بنی نوع انسانی کو آراستہ کرنے کے لئے ایک منظم نظام اور مکمل ادارہ کی ضرورت ہوتی ہے، جس کا ادراک خود ہادئ عالم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور قرآن وحدیث کی تعلیمات سے اس وقت کی انسانیت کو آراستہ کرنے اور بحکم الٰہی اس نظام کو متعارف کرانے کے لئے دارارقم میں ایک درس گاہ قائم فرمائی، جس میں مشرف بہ اسلام ہونے والے لوگوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی جاتی، پھر بیعت عقبہ ثانیہ کا واقعہ پیش آیا جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجا جہاں آپ ﷺ نے بنی ظفر کے ایک وسیع مکان میں سیدھے سادے، مگر اسلامی دنیا کے بہترین مدرسہ کی بنیاد رکھی جو ہجرت مدینہ کے بعد اصحاب صفہ کے نام سے جانا گیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وہاں سے قرآن وحدیث کا درس لینا شروع کیا اور اس اولین درس گاہ کے فیض یافتہ صحابہ کرام نے پوری دنیا میں اسلامی علوم کی نشر واشاعت کا فریضہ انجام دیا، دنیا سے جہالت کا خاتمہ کیا، گھٹاٹوپ تاریکیوں میں علم کی شمع روشن کی اور پھر اس کے بعد قرآن وسنت کے فروغ کیلئے مدارس اسلامیہ کے قیام کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ حضرات خلفاء راشدین اور اس کے بعد کی تمام حکومتوں نے علم کی اشاعت پر خاص توجہ دی، تعلیم کے فروغ کو ایک مشن سمجھا گیا، بڑے بڑے مدارس اسلامیہ، جامعات، معاہد، مساجد ومکاتب قائم کئے گئے اور دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم میں بھی مسلمانوں نے نمایاں مقام حاصل کیا، حرا کا اولین پیغام قرآن کریم کی پہلی آیت "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ" اس آیت کے پیغام کو مسلمانوں نے ہمیشہ پیش نظر رکھا اور حصول علم کو کامیابی کی شاہ کلید سمجھا۔ ارباب اقتدار کے علاوہ بڑے بڑے جاگیرداروں، زمین داروں اور نوابوں نے بھی اپنا ذاتی مدرسہ قائم کر کے ملت اسلامیہ کو قرآن وحدیث کی تعلیمات سے روشناس کرانے، اسلامی تہذیب وتمدن کا چلن عام کرنے اور صاف ومثالی معاشرہ قائم کرنے کا فریضہ انجام دیا۔

عہد زریں کا شاہکار:

جب مسلم حکومتوں کا زوال شروع ہوا اور خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوگیا تو مسلمانوں کا طریقہ تعلیم بھی کچھ تبدیل ہوگیا، بالخصوص ان ممالک کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا جہاں سے مسلم حکومت کا بالکلیہ خاتمہ ہوگیا اور اقتدار مکمل طور پر سامراجی طاقتوں کے ہاتھوں میں آگیا، آٹھ سو سالوں تک مسلم حکمرانوں کے زیر اقتدار رہنے والا ہندوستان بھی انگریزوں کی حکومت میں چلا گیا جس کے بعد یہاں اقتدار کے ساتھ ایمان اور اسلام بھی چھن جانے کی دہلیز پر پہونچ گیا، اقتدار پر قابض ہونے کے بعد انگریزوں نے اسلام کو مٹانے اور مذہبی شعائر کو نیست ونابود کرنے کی منصوبہ بندی شروع کردی،

مسلمانوں کے قتل عام کے ساتھ ان کے اسلامی افکار ونظریات پر بھی تیز ترین حملہ شروع کر دیا، لارڈ میکالے (Lord Macaulay) نے یہ منصوبہ تشکیل دیا کہ ''ہندوستان میں ایسے افراد تیار کئے جائیں جو رنگ ونسل کے لحاظ سے ہندوستانی ہوں مگر ذہن وفکر کے لحاظ سے انگریز ہوں'' یہی نہیں سامراجی طاقتوں نے اقتدار کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے دولت کا لالچ دے کر ایمان پر بھی حملہ شروع کر دیا، عیسائی مشنری نے یہ نعرہ لگایا کہ تعلیم مفت، طعام وقیام مفت تم عیسائی بن جاؤ، بڑے پیمانے پر مسلمانوں کو عیسائی مذہب قبول کرنے پر مجبور بھی کیا جانے لگا۔

مرکز علم:

ان مشکل ترین حالات میں جب ملت اسلامیہ ہند شدید مشکلات سے دو چار تھی، اینگلو عربک اسکول اجمیری گیٹ دہلی میں قوم کے نونہالوں کو تعلیم دینے والے استاذ الکل مولانا مملوک علی النانوتویؒ کے ہونہار شاگرد حجۃ الاسلام الامام محمد قاسم النانوتویؒ نے ہر محاذ پر انگریزوں کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا، انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ان سے براہ راست جنگ کی اور شاملی کے میدان میں ایک اسلامی فوج کی قیادت کا فریضہ بھی انجام دیے۔ دوسری طرف فکری اور علمی سطح پر آپ نے کارہائے نمایاں انجام دیا، حکومت سے محروم قوم کو آپ نے حصول تعلیم کے نئے طریقہ سے متعارف کرایا اور قوم کے پیسوں سے قوم کے بچوں کو انسانیت کیلئے تعلیم یافتہ بنانے کا نظریہ پیش کیا، ''مسجد چھتہ'' دیوبند میں ایک انار کے درخت کے نیچے مدرسہ اسلامیہ قائم کر کے پوری دنیا میں ایک نئی تحریک اور ایک نئے انقلاب کا آغاز کیا، لارڈ میکالے کے فرنگی منصوبہ کے مقابلہ میں یہ اعلان کیا کہ ہمارا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو رنگ ونسل کے لحاظ سے ہندوستانی ہوں اور ذہن ودماغ کے لحاظ سے اسلامی ہوں، حجۃ الاسلام الامام محمد قاسم النانوتویؒ کی یہ جدوجہد اور تکبیر مسلسل نے عالمی تحریک کی شکل اختیار کر لی، ملک کے متعدد نامور علماء کرام اس تحریک میں شامل ہو کر امام النانوتویؒ کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اسلامی علوم کی آبیاری میں مصروف ہو گئے جن میں سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، امام ربانی رشید احمد گنگوہی، الامام محمد مظہر نانوتوی، عبقری الدہر مولانا سعادت علی فقیہ سہارنپور، محدث العصر مولانا احمد علی محدث سہارنپوری، شیخ الہند

مولانا محمود حسن دیوبندی، صاحب بذل المجہود مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری، مولانا منیر احمد نانوتوی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا احسن نانوتوی رحمہم اللہ اوران کے دیگر رفقاء و معاصرین شامل تھے، اور ان کی جدو جہد اس طرح کامیاب ہوئی جس سے دنیا حیران وششدر رہ گئی، حضرت نانوتویؒ کی مخلصانہ جدوجہد کی کامیابی کو حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، داعی الی اللہ مولانا محمد الیاس کاندھلوی، تحریک قادیانیت کو شکست دینے والے مولانا محمد علی مونگیری، محدث عصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری، رئیس القلم مولانا سید مناظر احسن گیلانی، ابوالمحاسن مولانا محمد سجاد بہاری، فقہ وفتاویٰ کے باریک بین مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلوی، سیرت نگار علامہ سید سلیمان ندوی، صاحب اصح السیر علامہ عبدالرؤف دانا پوری، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی، حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب، مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی، مفتی اعظم گجرات مفتی اسماعیل بسم اللہ ڈابھیلی، علوم اسلامی کے داعی مولانا سعید احمد راندیری، مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری گجرات اور فقیہ العصر قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمہم اللہ وغیرہم جیسے جبال علم وفن اور دعاۃ و مصلحین کی خدمات کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس موقع پر اس حقیقت کا اظہار بھی برملا کرنا ہوگا کہ مصلح قوم سرسید احمد خان، رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر اور مؤرخ اسلام علامہ شبلی نعمانی رحمہم اللہ جنہوں نے قوم وملت کی ضرورت کے پیش نظر عصری تعلیم کے فروغ کے لئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی جیسی عظیم دانش گاہ قائم کرکے جو احسان عظیم کیا ہے اسے تاریخ میں ہمیشہ سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

اس طرح رفتہ رفتہ مدارس کا یہ نظام پوری دینا میں مقبول ہوگیا، دنیا کے تمام سیکولر اسٹیٹ میں جہاں مذہبی تعلیم کا کوئی نظام نہیں تھا وہاں مدارس اسلامیہ قائم کرنے کے لئے یہی نہج اپنایا گیا اور ہندوستان میں مسلم حکومت کے خاتمہ کے باوجود مدارس اسلامیہ کی بدولت ہندوستان اندلس بننے سے بچ گیا، ورنہ آج ہندوستان میں بھی غرناطہ اور اندلس کا منظر ہوتا۔ اللہ اس خیر کو تا قیامت باقی رکھے۔ آمین

سرزمین بہار برصغیر کے علماء ومشائخ کا محور عقیدت:

حجۃ الاسلام الامام محمد قاسم النانوتویؒ کی اس تحریک کو آگے بڑھانے میں سرزمین بہار نے بھی

نمایاں کارنامہ انجام دیا، یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستان میں ریاست بہار کو ملک وملت کی ہر تحریک وتبلیغ میں صف اول میں رہنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ ہر دور میں اس ریاست نے ہندوستان میں دین اسلام کے فروغ اور علوم اسلامی کی اشاعت وترویج اور خدمت دین میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاریخ ہند کے روشن صفحات صوبہ بہار کی قربانیوں اور خدمات سے لبریز ہیں، چنانچہ تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ مغل حکمرانوں نے اپنے شہزادوں کی تعلیم وتربیت کیلئے ترجیحی طور پر بہار کے اساتذہ کا انتخاب کیا، صاحب نظر اور علم پرور بادشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ نے فتاوی عالمگیری کی ترتیب کیلئے جن علماء کرام کا انتخاب کیا تھا ان میں بھی چار بہار کے عالم شامل تھے، مُلّا فصیح الدین پھلواروی، شیخ ریاض الدین بھاگل پوری، قاضی عنایت اللہ مونگیری اور مُلّا ابوالحسن دربھنگوی رحمہم اللہ۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے بھی سرزمین بہار کے مشہور بزرگ شیخ ربانی خضر پارہ سے استفادہ کیا تھا، سلطان ناصرالدین کے عہد حکومت میں بہار پورے برصغیر کے علماء ومشائخ کا محور عقیدت بنا ہوا تھا۔ پورے برصغیر کے علماء، طالبین ہدایت اور اصلاح کے خواہشمندوں کے مرجع ومرکز شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ تھے۔ تحریک بالاکوٹ کی تاریخ بھی علماء بہار کی جدوجہد سے مزین ہے اور اس کے سرخیل سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے دست وبازو مولانا یحییٰ علیؒ اور مولانا ولایت علی عظیم آبادیؒ بنے ہوئے تھے، پوری دنیا میں اپنی صلاحیت کا ڈنکا بجانے والے صاحب سلم العلوم مُلّا محب اللہ بہاریؒ کے علاوہ ماضی قریب میں ابوالمحاسن مولانا محمد سجاد، رئیس القلم مولانا مناظر احسن گیلانی، سیرت نگار علامہ سید سلیمان ندوی رحمہم اللہ جیسے عظیم مفکرین، قلم کاروں اور مصنفین کو بھی اس سرزمین نے جنم دیا اور علم وفقہ کی دنیا میں تاریخی کارنامہ انجام دینے والے قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کا وطن بھی یہی خطہ ہے، اس موقع پر یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اس خطے کی انہیں خصوصیات کو دیکھتے ہوئے امام الہند شاہ ولی اللہ محدث الدہلویؒ نے یہ فرمایا تھا کہ ”بلدہ بہار کہ مجمع علماء بود“

جامعہ کا قیام اور اہداف ومقاصد:

ہند ونیپال کی سرحد پر رشد وہدایت اور تعلیم وتبلیغ کی عظیم درس گاہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ جو ریاست بہار میں واقع ہے یہ بھی اسی زریں سلسلے کی ایک مضبوط ومستحکم اور نمایاں کڑی ہے جس

کی بنیاد آج سے چودہ سو سال قبل آقائے مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم میں ڈالی تھی۔ جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ ریاست بہار کے شمال میں واقع ہے۔ یہ علاقہ مسلمانوں کی کثیر آبادی پر مشتمل ہے اور اسے صوبے میں مسلمانوں کے 'قلب' کی حیثیت حاصل ہے، جہاں ایک اندازے کے مطابق ۵۰ ؍لاکھ فرزندان توحید بستے ہیں، مگر یہ بھی ایک المیہ ہے کہ ہندوستان میں کشمیر کے بعد کثیر مسلم آبادی والا یہ خطہ تعلیمی پسماندگی اور حکومت کے تعصب کے سبب غربت وافلاس کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور یہاں کے مسلمان معاشی واقتصادی تنگی کے سبب قبائل جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ان حالات میں قوم کی تنزلی وپستی اور دینی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ۱۶؍ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۵؍ مارچ ۱۹۸۹ء کو اس عظیم ادارے کی بنیاد اکابر علماء ومشائخ کے متبرک ہاتھوں سے رکھی گئی، ۱۳؍طلبہ اور ۳؍اساتذہ کرام سے اس ادارہ کا تعلیمی، فکری، دینی اور دعوتی سفر شروع ہوا، جو ابتداء سے اب تک اپنے دینی مقاصد واہداف کی تکمیل اور ملت کے نونہالوں کو ان کے صحیح عقائد کے ساتھ زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے اور تعلیمی وتعمیری شعبے میں کئی منزلیں طے کر چکا ہے۔ اس وقت جامعہ کے قرب وجوار کی غریب مسلم بستیوں میں ۲۵؍شاخیں ہیں (معہد قرآن کریم اور دینیات کے اسکول شامل ہیں) جہاں مخلص وتربیت یافتہ اساتذہ ان بستیوں کے بچوں اور بچیوں کو بنیادی دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم کی بھی تعلیم دیتے ہیں۔

الحمد اللہ! ۲۸؍ سالوں میں جامعہ اور اس کے زیر نگرانی چلنے والے تعلیمی اداروں سے حفاظ، قراء، عربی متوسطات اور عالمیت سے فارغ ہونے والے طلبہ وطالبات کی مجموعی تعداد ۱۵؍ ہزار سے زائد ہے، جبکہ ۷۵؍ مخلص اساتذہ وخدام جامعہ اور اس کی تمام شاخوں میں زیر تعلیم ۴۵۰۰؍طلبہ وطالبات کی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت مصروف ہیں، جن میں جامعہ کے دار الاقامہ میں مقیم طلبہ کی تعداد ۱۰۰۰؍ ہے، جن کی پوری کفالت جامعہ کرتا ہے۔ جس کا سالانہ خرچ پانچ کروڑ سے زائد ہے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت بہار:

اس علاقے کی بدقسمتی یہ بھی رہی ہے کہ کثیر مسلم آبادی اور عوام کے خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے کی وجہ سے باطل فتنوں کو یہاں پنپنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ چنانچہ 'ختم نبوت' کے منکر اور ناموس

رسالت کے سب سے بڑے دشمن 'قادیانیوں' کی اس علاقے پر ہمیشہ نظر بد رہی۔ اسلام مخالف اور گمراہ کن اس فتنے سے یہ علاقہ کبھی مکمل طور پر آزاد نہیں ہوسکا۔ بہار کے عظیم بزرگ مولانا محمد علی مونگیریؒ بانی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ آخری سانس تک اس علاقے کو قادیانی فتنے سے پاک کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہے، قادیانیت کا مقابلہ اور اس کی سرکوبی کے لئے آپ نے اپنی پوری زندگی صرف کردی، اور جب تک اس مہم میں کامیاب نہ ہوئے اطمینان کی سانس نہ لی۔ قادیانیت کی تردید میں کتابیں اور رسائل تصنیف کیے۔ آپ کی کوششوں سے بہار (جس پر قادیانیوں نے اس زمانہ میں بھرپور حملہ کیا تھا، اور بڑی تعداد میں مسلمان اس کا شکار ہوئے تھے) وقتی طور پر اس خطرہ سے محفوظ ہوگیا، لیکن یہ علاقہ قادیانی فتنہ سے پوری طرح کبھی پاک نہیں ہوسکا۔ اور آج بھی وقتاً فوقتاً یہاں کے بھولے بھالے غریب مسلمانوں پر قادیانی ڈورے ڈالتے رہتے ہیں جن کی سرکوبی کیلئے جامعہ میں باضابطہ ایک شعبہ تحریک تحفظ ختم نبوت قائم ہے جس کے تحت فتنۂ قادیانیت کے خاتمہ کیلئے کئی بڑی کوششیں ہوچکی ہیں۔ ۲۰۰۸ء میں جب ضلع سپول کا ڈی ایم، ایک قادیانی شریف عالم بن کر آیا تو اس نے اپنے عہدے اور گورنمنٹ کے اثر ورسوخ کا استعمال کرتے ہوئے بڑے منظم انداز میں مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان پر شب خوں مارنے کی کوشش کی مگر جامعہ اس کے سامنے سینہ سپر ہوگیا اور دارالعلوم دیوبند کے اشتراک سے اس ناپاک مہم کو ناکام کردیا۔ قادیانیت سے متاثرہ علاقوں میں اصلاحی وتربیتی کیمپ لگائے گئے اور یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔ علما کرام نے لوگوں کو گاؤں گاؤں جاکر بتایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا بہت اہم اور بنیادی عقیدہ ہے، جس پر تمام امت مسلمہ کا ہمیشہ ہر زمانے میں اجماع رہا ہے کہ جو شخص بھی اس اجماعی عقیدے کا مخالف ہوگا وہ کافر، مرتد، زندیق اور خارج از اسلام ہوگا۔ جامعہ کے اساتذہ اور مبلغین کی انتھک جہد مسلسل کی بدولت مسلمانوں پر اس فتنے کی حقیقت اچھی طرح واضح ہوگئی اور فتنہ قادیانیت سے متاثر تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد توبہ کرکے دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے اس طرح سے تحریک تحفظ ختم نبوت کے سبب ہزاروں، لاکھوں مسلمان اس فتنہ سے محفوظ ہوگئے۔ تاہم قادیانی فتنہ کی سرکوبی کی مہم چلانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جامعہ کو مختلف دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، جھوٹے مقدمات میں پھنسایا گیا، بانی جامعہ کو جان سے مارنے کی دھمکیاں ملیں، ان کی راہ میں کئی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، ان پر تین مرتبہ گولیاں

چلائی گئیں باوجود اس کے پروردگارِ عالم نے فتح وکامرانی سے ہمکنار کیا اور قادیانیوں کو منھ کی کھانی پڑی۔ بانیٔ جامعہ ناموسِ رسالت کے علمبردار امینِ ملت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی دامت برکاتہم کی انتھک کاوشوں سے حکومت بہار نے قادیانیوں کے امیر ڈی ایم شریف عالم کو شعبۂ حیوانات میں منتقل کر دیا۔

جامعہ کے مصارف:

جامعہ کا سالانہ بجٹ پانچ کروڑ روپے ہے۔

جامعہ کا تعمیری منصوبہ:

۱۔ جامع الامام محمد قاسم النانوتویؒ
۲۔ مجمع الامام محمد بن اسماعیل البخاریؒ للدراسات الاسلامیۃ
۳۔ ایوان امام الہند شاہ ولی اللہ محدث الدہلویؒ
۴۔ معہد القرآن الکریم
۵۔ دار الایتام
۶۔ مرکز التوحیدی الاسلامی للدعوہ والارشاد
۷۔ جامعہ عائشۃ الصدیقہؓ للبنات
۸۔ امام الہند مولانا آزادؒ سینئر سکنڈری اسکول وٹیکنیکل سینٹر
۹۔ الامام المحدث محمد زکریا کاندھلویؒ چیری ٹیبل (دوسو بیڈ) کا ہاسپیٹل ونرسنگ کالج
۱۰۔ مرکز الامام ابی الحسن علی حسنی ندویؒ الاسلامی
۱۱۔ انسان کالج
۱۲۔ انجینئرنگ کالج
۱۳۔ جامعہ کی چہار دیواری وصدر دروازہ
۱۴۔ اوبرہیڈ واٹر ٹینک

۱۵۔ اسٹاف کوارٹرس، گرلس ہاسٹل، مطبخ اور ڈائننگ ہال

۱۶۔ دیوان علامہ صدیق باندویؒ

۱۷۔ رواق امام محمد الیاس الکاندھلویؒ

چھ ہزار طلباء وطالبات کی تعلیم وتربیت اور قیام وطعام کے لئے جامعہ کے تعمیری وترقیاتی منصوبے اور ماسٹر پلان کا تخمینی بجٹ تقریبا 1,50,20,93,768.00 روپے سے زائد ہے۔ جو بہی خواہان ملت اسلامیہ، صاحب جودوسخا اور باتوفیق اہل خیر کے تعاون سے اللہ رب العزت ہی پورا کرانے والا ہے۔ اور اللہ ہی ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہے۔

ارشاد باری تعالی:

إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ (۱۸-الحدید)

INR 1,50,20,93,768.00 (1502.093 Million)

GBP	1,81,66,384.26	EUR	2,11,86,900.550
USD	2,34,86,738.156	AUD	3,16,23,444.909
KWD	71,46,544.6862	BHD	88,55,674.6219
SAUDI	8,80,83,488.445	AED	8,61,85,904.503
BND	3,27,55,779.370	SGD	3,27,61,651.054

جامعہ کی جھلکیاں

- **سن تاسیس جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ:** ۱۶/شعبان ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۵/مارچ ۱۹۸۹ء
- ٹرسٹ رجسٹریشن نمبر 22473/2002-557/2017
- کل تعداد طلبہ مع شاخ 4500
- تعداد طلبہ شاخ 3500
- جامعہ میں مقیم طلبہ 1000
- امدادی طلبہ 1000
- شاخ جامعہ 25
- اساتذہ وملازمین 75
- تعداد کتب لائبریری 30000
- ترجمان جامعہ ماہنامہ معارف قاسم جدید دہلی
- شعبہ ناظرہ قرآن کریم مع تجوید
- شعبہ تحفیظ القرآن الکریم
- پرائمری اسکول (ا/تا۵)
- شعبہ ابتداء عربی تا ہفتم (عالمیت)
- ڈپلوما ان فنکشنل اردو لنگویج (منظور شدہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)
- شعبہ افتاء وقضاء
- شعبہ تخصص وتحقیق وتالیف
- شعبہ مکاتب قرآنیہ
- انجمن اصلاح اللسان
- انجمن النادی العربی
- شعبہ مالیات
- شعبہ مطبخ
- شعبہ نشرواشاعت
- شعبہ تعمیر مساجد
- شعبہ تعمیرات
- شعبہ اصلاح معاشرہ
- شعبہ دعوت وتبلیغ
- ہندوعرب اسلامی ورثہ انسٹی ٹیوٹ
- شعبہ خدمت خلق وریلیف
- شعبہ میڈیکل کیمپ
- شعبہ اوقاف
- القاضی کمپیوٹر سینٹر (قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)
- تحریک پیام انسانیت بہار
- تحریک تحفظ ختم نبوت بہار
- حرا انٹرنیشنل اکیڈمی انڈیا (برائے عصری تعلیم)
- جامعۃ القاسم کی عالمیت کی سند کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد نے 10+2 (بارہویں) کے مساوی قرار دے کر منظوری دے دی ہے۔

(یعنی جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے طلباء تینوں یونیورسٹیوں میں براہ راست گریجویشن میں داخلہ لے سکتے ہیں)

ایک کارواں
ایک جہد مسلسل
ایک دعوت
ایک تحریک

ایک تحریک ایک دعوت ایک جہد مسلسل ایک کاروان

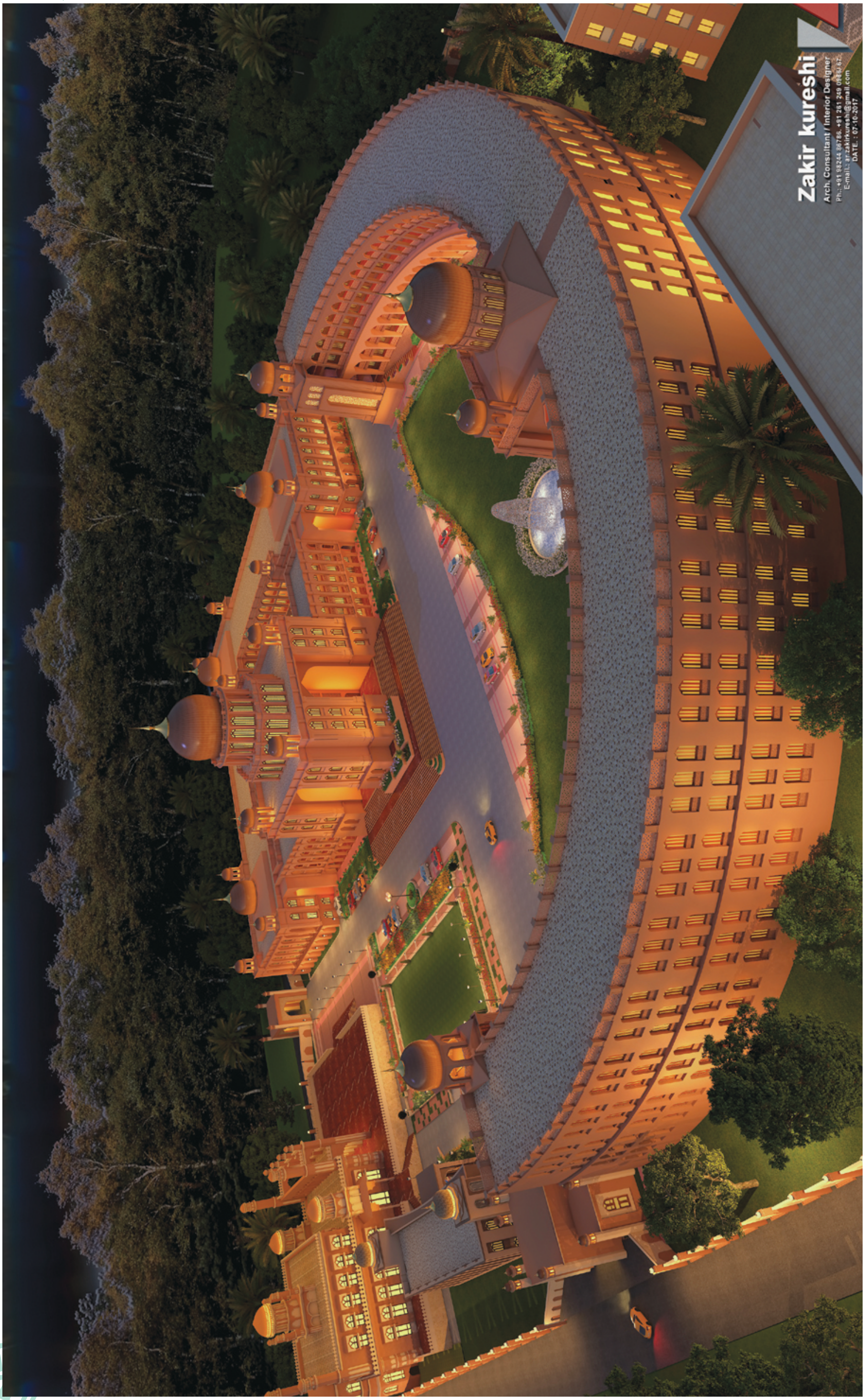

جامعہ کا مجوزہ نقشہ (رات کا خوبصورت منظر)

۱۳ جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

ایک کاروان
ایک جدوجہد مسلسل
ایک دعوت
ایک تحریک

PROPOSED - Engineering College for Jamia Tul Qasim Darul Uloom IL ISLAMIA,SUPAUL,BIHAR,INDIA.
مجوزہ احاطہ: انسان کالج، انجینئرنگ کالج، امام الہند مولانا آزادؒ سینئر سکنڈری اسکول وٹیکنیکل سینٹر
Zakir kureshi
Arch. Consultant / Interior Designer

موجودہ اخراجات

کل آمد	3,92,63,997.00	روپے
کل خرچ	4,58,13,602.00	روپے
قرض حسنہ بذمہ جامعہ	65,49,605.00	روپے
تخمینی بجٹ سال رواں	5,00,00,000.00	روپے

جامعہ کی عظیم الشان تاریخی جامع مسجد:

'جامع الامام محمد قاسم النانوتوی' کے ذکر کے بغیر جامعہ کا تعارف نامکمل ہے۔ یہ عظیم الشان مسجد جامعہ کی شان وشوکت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ۶۵؍ہزار اسکوائرفٹ پر مشتمل حجۃ الاسلام الامام محمد قاسم النانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے نام سے منسوب اس مسجد اوراس کے صحن میں بیک وقت ۱۳۰۰۰؍ بندگان خدا سجدہ ریز ہوسکیں گے۔

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے لئے فخر کی بات یہ بھی ہے کہ اسے عالم اسلام کی عظیم ترین شخصیات کی سرپرستی حاصل ہے جن میں مدبر اسلام مرشد الامت حضرت اقدس مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت الطافہم ناظم اعلیٰ ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، متکلم اسلام حضرت اقدس مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ العالی جانشین حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند، عالم ربانی حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء وچانسلر انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ، شیخ زکریاؒ کے علوم ومعارف کے امین و پاسبان حضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری مدظلہ العالی امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، خادم القرآن والسنہ حضرت اقدس مولانا غلام محمد وستانوی مدظلہ العالی رئیس جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا مہاراشٹر اور طبیب ملت شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا حکیم محمد عثمان قاسمی المدنی زیدمجدہ 'مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ سعودیہ عربیہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

اخیر میں بہی خواہان ملت اسلامیہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ جامعہ کی دامے درمے قدمے سخنے تعاون فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

حق جل مجدہٗ جامعہ کے سرپرستان، محبین، مخلصین اور معاونین کے سایہ عاطفت کو تادیر پوری کائنات پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

حق جل مجدہٗ کا ارشاد:

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (المزمل:۲۰)

والسلام

محتاج دعاء

بندہ مفتی محفوظ الرحمن عثمانی

بانی ومہتمم : جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، پرتاپ گنج، سپول بہار، الہند

سکریٹری جنرل : امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا

سجادہ نشیں : خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

خلیفہ ومجاز : ہندوستان میں سرمایہ ملت کے پاسبان متکلم اسلام حضرت اقدس مولانا محمد سالم قاسمی حفظہ اللہ جانشین شیخ العرب والعجم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ مہتمم دار العلوم دیوبند

24/ربیع الثانی 1438ھ مطابق 22/جنوری 2017ء

مسجد نبوی شریف، مدینہ منورہ

بموقع: آل بہار وجھارکھنڈ مسابقۃ القرآن الکریم وتعمیر ملت کنونشن

بتاریخ: ۲۸/۲۹/۳۰/جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۴/۱۵/۱۶/فروری ۲۰۱۸ء

بروز چہارشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ

مرکز الامام ابی الحسن علی حسنی ندویؒ الاسلامی

مجوزہ نقشہ دو سو بیڈ پر مشتمل:
الامام المحدث محمد زکریا کاندھلویؒ چیری ٹیبل ہاسپیٹل و نرسنگ کالج

مجوزہ نقشہ: مجمع الامام محمد بن اسماعیل البخاریؒ للدراسات الاسلامیۃ

مجوزہ نقشہ: جامعہ عائشہ الصدیقہؓ للبنات

مجوزہ نقشہ: مرکز التوحیدی الاسلامی للدعوہ والارشاد

مجوزہ نقشہ: دارالایتام، اوبرہیڈ واٹر ٹینک، معہد القران الکریم

مجوزہ نقشہ: ایوان امام الہند شاہ ولی اللہ محدث الدہلویؒ

مطبخ، غلہ اسٹور، ڈائننگ ہال

مجوزہ نقشہ: مجمع الامام محمد بن اسماعیل البخاریؒ للدراسات الاسلامیۃ

مجوزہ نقشہ: امام الہند مولانا آزادؒ سینئر سکنڈری اسکول وٹیکنیکل سینٹر (رات کا دلکش منظر)

مجوزہ احاطہ:
انسان کالج • انجینئرنگ کالج • امام الہند مولانا آزادؒ سینئر سکنڈری اسکول وٹیکنیکل سینٹر

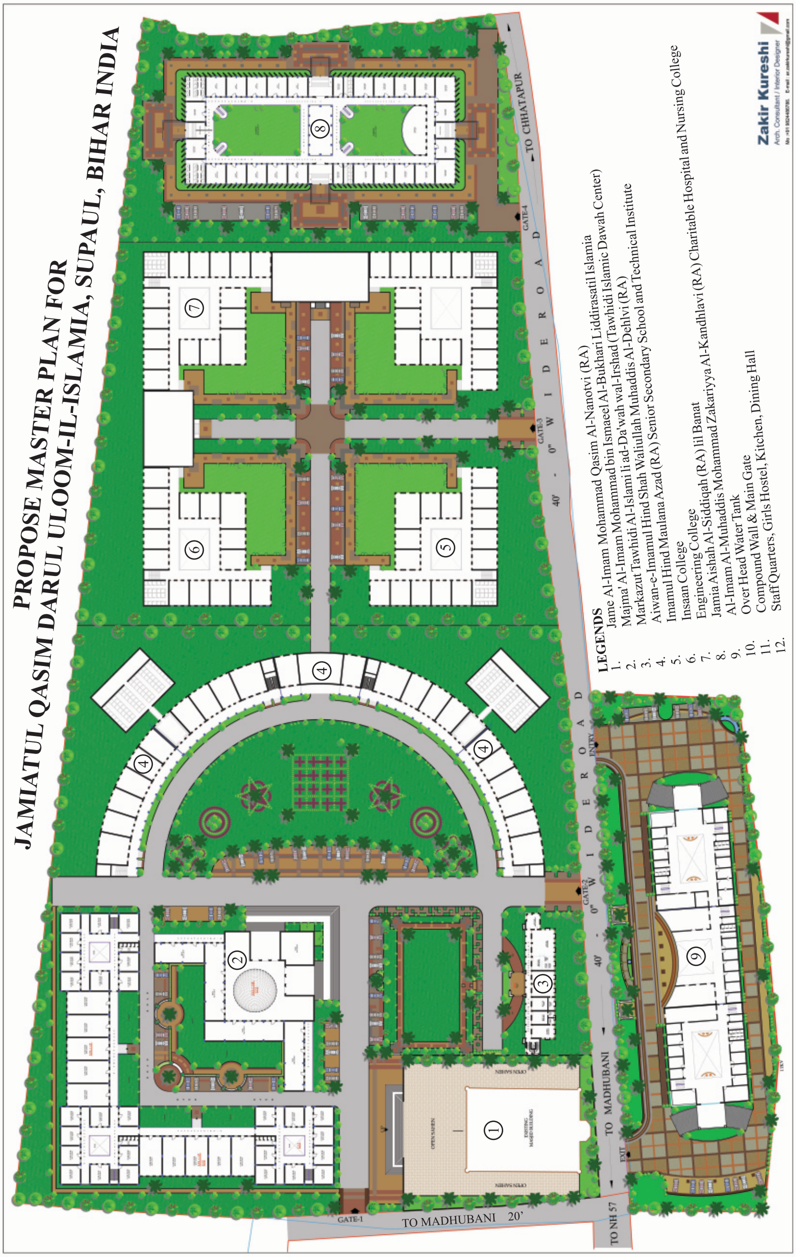

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ کا ماسٹر پلان

BIHAR, INDIA

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ مدہوبنی وایا پرتاپ گنج ضلع سپول بہار، الہند

Jamiatul Qasim Darul Uloom-il-islamia

(Islamic University)

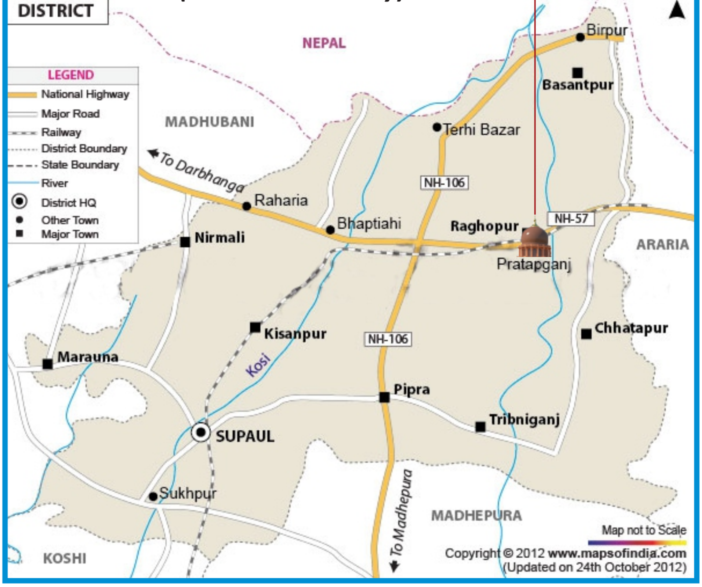

مسافت بذریعہ ہوائی جہاز وٹرین جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

Delhi: 1400 km. **Kanpur:** 960 km.
Allahabad: 716 km. **Mughalsarai:** 613 km.
Patna: 400 km. **Baruani** 219 km. **Katihar:** 120 km.
Purnea: 34 km. **Arariya Court:** 38 km.
Forbesganj: 28 km by Road **Jamiatul Qasim:** 30 km

Delhi - Patna: 1:30 min.
Patna - Jamia: 3:00 min. (By Road)
Delhi - Bagdogra: 2:00 min.
Bagdogra - Jamia 3:00 min. (By Road)
Delhi - Kathmandu-Biratnagar: 2:00 min.
Biratnagar - Jamia 0:40 min. (By Road)

ایک تحریک ایک دعوت ایک مجدد مسلسل ایک کارواں

دیوان علامہ صدیق باندویؒ

رواق امام محمد الیاس الکاندھلویؒ

۲۸ سالہ جشن تعلیمی

خلوص و محبت کے جذبہ کے ساتھ
انسانی ہمدردی اور بقائے باہم کے لئے
ہم آپ کے دست تعاون کے متمنی ہیں!!!

Bank Details for Donation

For Indian Contributors:
Please make the Cheques & DD in the name of:
Jamiatul Qasim Darul Uloom-il-Islamia
A/C No. **11786910219**
(SBI, Pratap Ganj, Branch)
IFSC Code: SBIN0004717, MICR Code: 852002606

For Foreign Contributors:
Please make the Cheques & DD in the name of:
Imam Quasim Islamic Educational Welfare Trust India
FCRA. A/c No.:**004601059357**
(ICICI Bank N.F.C. New Delhi-110065, Branch)
IFSC Code: ICIC0000046, MICR Code : 110229007

Exempted from Income Tax
Donation to the Trust is exempted u/s 80G of Income Tax Act-1961 Gov. of India

Namus-e-Risalat Ke Alam Bardar, Amin-e-Millat

HAZRAT MAULANA MUFTI MAHFOOZUR RAHMAN USMANI
Founder & Rector

JAMIA-TUL-QASIM DARUL ULOOM-IL-ISLAMIA

At & Po. Madhubani, G.P.O. Partap Ganj, Distt: Supaul - 852125 Bihar (India)
Ph: +91-9811125434, 9931906068, 9931515312
Contact Delhi Office: Ph: +91-11- 26981876, 26982907 Mob: +91-9899766786
www.jamiatulqasim.com / E-mail: jamiatulqasim@yahoo.com
www.facebook.com/muftimahfoozurrahmanusmani
www.youtube.com/jamiatulqasim

Published by:
Imam Quasim Islamic Educational Welfare Trust India
K-79, 2nd Floor, Street No.5, Abul Fazal Enclave, Part-1
Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)